

درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

ضبط و ترتیب: مولانا مفتی عبدالمعین حقانی

معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال

جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ما جاء فی الضیافۃ وغایۃ الضیافۃ إلی کم ہی

ضیافت (مہمانی) کا بیان اور یہ کہ ضیافت کی حد کب تک ہے؟

حدثنا قتيبة ثنا الليث بن سعد عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي شريح العدوي انه قال: أبصرت عيناى رسول الله ﷺ وسمعت أذناى حين تكلم به قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزته قالوا وما جائزته؟ قال: يوم وليلة قال: والضيافة ثلاثة أيام وما كان بعد ذلك فهو صدقة ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليسكت هذا حديث حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابو شریح عدویؓ روایت کرتے ہیں کہ میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور میرے کانوں نے آپ ﷺ سے سنا جس وقت آپ ﷺ یہ کلمات ارشاد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے مہمان کو اس کا عطیہ خوب باعزت طور پر دیدے۔ صحابہ نے عرض کیا اس کا عطیہ کتنا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن رات۔ فرمایا ”اور ضیافت (مہمانی) تین دن ہے۔ اور جو اس کے بعد دینا ہے وہ صدقہ ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ نیکی کی بات کہے۔ اور یا چپ رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مہمان نوازی بھی ایک مسنون عمل ہے اور اخلاق حمیدہ میں سے ہے۔ مہمان کا حق ہے میزبان پر کہ وہ اس کی مہمانی کرے اور مہمان کے لئے بھی کچھ آداب ہیں۔ اس باب میں مہمان اور میزبان دونوں کے حقوق اور آداب کا بیان ہو رہا ہے۔

ابصرت عيناى رسول الله ﷺ وسمعت أذناى الخ:

حدیث کا راوی حضرت ابو شریح عدویؓ ہیں اور ان کے بیان میں اس حدیث کا جملہ ارشاد فرما رہے تھے

تو اس وقت میری آنکھیں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی تھیں اور میرے کانوں نے آپ سے یہ جملے سنے، راوی کا اس حالت کو ذکر کرنے سے مقصود تاکید ہے کہ نہ تو اس میں جھوٹ کا شائبہ ہے اور نہ اس بارے میں مجھے وہم یا شک ہوا ہے بلکہ میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ حضور ﷺ نے یہ جملے ارشاد فرمائے ہیں اور مجھے وہ حالت پوری طرح یاد ہے کہ آپ یہ جملے ارشاد فرما رہے تھے۔ اور میں باقی ہوش و حواس سن رہا تھا۔

من کان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزۃ: مہمان کی عزت و اکرام کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے یہ انداز اختیار کیا گیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے مہمان کے لئے اس کی مہمانی بہتر اور خوب بنادے۔ یعنی جو شخص مؤمن ہو تو اس میں یہ صفت ہونی چاہیے کہ حسب استطاعت مہمان کی عزت و اکرام کرے۔ مہمان کا اکرام کئی طریقوں سے ہو سکتا ہے مثلاً اس کے ساتھ فراخ دلی، کشادہ جبین اور خندہ روئی سے پیش آنا، اس کے ساتھ میٹھی باتیں کرنا اور اس کو تین دن تک کھانا کھلانا۔ ایک دن رات اس کو حسب مقدور اچھا اور پُر تکلف کھانا تیار کرے۔ جس کو حدیث مذکورہ میں جائزہ کہا گیا ہے۔ اور اس کے بعد تین دن تک تکلف کے بغیر جو کچھ میسر ہو دیا کرے۔ مہمانی کا حق اب ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اگر میزبان اس کو کچھ نہ دے تب بھی اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں ہے۔ اور اگر دے دے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

کیا ضیافت واجب ہے؟ وما کان بعد ذلک فهو صدقة: بعض فقہاء کرام نے اس جملہ سے استدلال کیا ہے کہ تین دن کے بعد جو کچھ دے تو وہ صدقہ ہے یعنی نفل ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن تک ضیافت کرنا واجب ہے، اس کے علاوہ بھی بعض روایات سے وجوب معلوم ہوتا ہے، لیکن جمہور اس کو سنت قرار دیتے ہیں کہ یہ مکارم الاخلاق کے قبیل سے ہے اور بعض نے تفصیل کرتے ہیں کہ اہل بادیاہ اور گاؤں والوں پر ایک دن رات تک واجب ہے اور شہر والوں پر واجب نہیں۔ اور بعض علماء کرام نے لکھا ہے کہ تین دن کے بعد اس کو ایک دن رات کا کھانا دے کر رخصت کرنا چاہیے تاکہ اس خرچہ پر وہ ایک منزل سے دوسری منزل تک پہنچ سکے۔ لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ اس مسافر کا جانا ایسے راستے پر ہو جس میں آبادی قریب نہ ہو اور سہولیات مفقود ہوں۔

من کان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً أو ليسكت: یعنی جو شخص کامل ایمان والا ہو اور کامل ایمان چاہتا ہو تو وہ یا تو نیکی اور بھلائی کی باتیں کرے اور یا پھر خاموش رہے۔ کیونکہ بری باتوں میں نفع نہیں ہے بلکہ اس سے کی گئی نیکیاں بھی ضائع ہو جاتی ہیں۔

حدثنا أبي عمر ثنا سفيان عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن أبي شريح الكعبي أن رسول الله ﷺ قال: الضيافة ثلاثة أيام وجائزته يوم وليلة“ وما انفق عليه بعد ذلک فهو صدقة ولا يحل له أن يشوي عنده حتى يعرجه۔

120

باب السعی علی الأرملة والیتیم (بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کے لئے محنت و کوشش کرنے کا بیان)

حدثنا الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن صفوان بن سلیم یرفعه الی النبی ﷺ قال: الساعی علی الأرملة والمسکین کالمجاهد فی سبیل اللہ او کالذی یصوم منہا ویقوم اللیل۔ حدثنا الانصاری اخبرنا معن بن مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ہریرہ عن النبی ﷺ مثل ذلک۔ هذا حدیث صحیح غریب۔ و ابو الغیث اسمہ سالم مولیٰ عبد اللہ بن مطیع و ثور بن یزید شامی۔ و ثور بن زید مدنی۔

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم نے جناب رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ بیوہ اور غریب و نادار کے لئے محنت مزدوری کر کے کمانے والا (ثواب کے اعتبار سے) اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔ یا اس آدمی کے برابر ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو الغیث جو ہے اس کا نام سالم مولیٰ عبید اللہ بن مطیع ہے۔ اور ثور بن یزید شامی ہے۔ اور ثور بن زید مدنی ہے۔

بے سہاروں پر خرچ کرنا جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے: ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر صلہ کے بعض دوسرے پہلو کی خاص طور پر فضیلت بیان فرمایا ہے۔ غریبوں، بے کسوں، بیواؤں اور بے سہاروں کو گلوں کی خبر گیری کرنا اور ان کے لئے کما کر ان پر خرچ کرنا اجر و ثواب کے لحاظ سے جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔ جہاد میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی جان (روح) کو قربانی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اور بیواؤں، ضعیفوں پر خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال لگا تا ہے اور کہا جاتا ہے۔ ”الحمال شقیق الروح“ یعنی مال، روح کا سگابھائی ہے۔ پس جن مواقع میں مال لگانے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ ان مواقع میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مال کی قربانی پیش کرنا اسی طرح ہے۔ جیسا کہ یہ آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کی قربانی دیتا ہے۔ اس لئے اس عمل کا اجر و ثواب جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔

او کالذی یصوم النهار ویقوم اللیل: یا غریبوں، بیواؤں، بے سہاروں پر خرچ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز میں گزارتا ہے۔ چونکہ بیواؤں اور غریبوں کی خبر گیری کرنے والا آدمی جب دن میں محنت مزدوری کرتا ہے۔ اور اس کی کمائی میں غریبوں کا حصہ ہوتا ہے۔ اور جب رات کو اپنے بستر پر آکر سوتا ہے تب بھی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد آتی رہتی ہے اس وجہ سے گویا اس

کا دن رات سب عبادت میں گزارتا ہے جیسا کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز پڑھتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ غریبوں اور یتیموں پر خرچ کرنا اور بے سہاروں کی خبر گیری کرنا جہاد فی سبیل اللہ اور دن کو روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے کے برابر اجر و ثواب کا باعث اور بہترین عمل ہے۔

باب ماجاء فی طلاقۃ الوجه وحسن البشر (خندہ روئی اور بشاشت کا بیان)

حدثنا قتيبة ثنا المنكدر عن أبيه عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: كل معروف صدقة وإن من المعروف أن تلقى أخاك بوجه طلق وإن تفرغ من دلوك في أناء أخيك... وفي الباب عن أبي ذر... هذا حديث حسن صحيح. ترجمہ: حضرت ابو ذرؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے۔ اور یقیناً نیکی کے کاموں میں سے یہ بھی ہے کہ تو اپنے بھائی (مسلمان) سے بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ مل جائے۔ اور یہ بھی ہے کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

معروف اور منکر کی تشریح: كل معروف صدقة: معروف کا معنی ہے جانا پہچانا، اور منکر اس کا ضد ہے جو غیر معروف اور نا آشنا ہو جیسا کہ کوئی آدمی غیر معروف دارالعلوم میں آئے۔ اور اس کی شکل و صورت اور اس کا وضع قطع، سب نیا ہو تو طلبہ اس کو دیکھ کر سمجھ جائیں گے کہ یہ تو کوئی نا آشنا اور غیر معروف آدمی ہے۔ اور اگر اس کا وضع قطع لباس اور شکل و صورت طالب علموں کی طرح ہوں۔ تو پھر طلباء اس کو غیر معروف اور منکر نہ سمجھیں گے۔ پس معروف اس عمل کو کہا جاتا ہے جس کا نیکی کا کام ہونا اولہ شرعیہ اور طرف سے بھی معلوم و معروف ہو اور منکر اس کے خلاف ہے۔ پس حدیث پاک کا مطلب واضح ہے کہ ہر موافق شریعت نیکی کا کام صدقہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدقات کا اجر و ثواب حاصل کرنا صرف مال لگانے پر موقوف نہیں جو شخص نادار اور غریب ہو تو مختلف قسم کے نیک اعمال کر کے بغیر مال لگائے بھی ہزاروں صدقات کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ پھر ان نیکی اور موافق شرع افعال کے بعض افراد کو رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا۔ وإن من المعروف أن تلقى أخاك بوجه طلق الخ یعنی نیکی کے کاموں میں سے یہ بھی ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملو۔ اس سے بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔ نیز اپنے ڈول سے اپنے بھائی مسلمان کے برتن میں پانی ڈال دوتا کہ وہ علیحدہ ڈول نکالنے کی تکلیف سے بچ جائے یہ بھی صدقہ ہے۔